[AS INTRODUCED IN THE NATIONAL ASSEMBLY]

A

BILL

further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898

WHEREAS it is expedient further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 (V of 1898) for the purposes hereinafter appearing;

It is hereby enacted as follows:-

1. **Short title and commencement.-**(1) This Act may be called the Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2024.

(2) It shall come into force at once.

2. **Amendment of schedule II, Act V of 1891.-** In the Code of Criminal Procedure, 1898 (Act V of 1898), in Schedule II,

(a) in column 1, in section 319, for the corresponding entry related thereto in column 5, for the expression "bailable" the expression "non-bailable" shall be substituted; and

(b) in column 1, in section 320, for the corresponding entry related thereto in column 5, for the expression "bailable" the expression "non-bailable" shall be substituted.

STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

The current legal framework in Pakistan regarding fatal accidents, particularly under Section 320 of the Pakistan Penal Code (PPC), reveals significant deficiencies that require urgent reform. This section categorizes Qatl-i-Khata, resulting from rash or negligent driving, as a bailable offense. Such a classification not only undermines the gravity of the crime but also permits offenders to exploit legal loopholes, resulting in a lack of accountability for actions that can lead to tragic outcomes for victims and their families.

The inconsistency in the treatment of offenses further complicates the legal landscape. While Qatl-bis-sabab is classified as non-bailable, the bailable status of Qatl-i-Khata sends a contradictory message regarding the seriousness of reckless driving. In accordance with the principles outlined in Section 497 of the Code of Criminal Procedure (Cr.P.C.), it is imperative that Section 320 be designated as non-bailable. This alignment would reinforce the legal framework's deterrent effect against negligent conduct and foster a culture of responsibility among motorists, particularly those from privileged backgrounds.

Moreover, it is essential to uphold the rights of victims and their families within the judicial process. The legal system must ensure that victims have the opportunity to be heard during bail hearings and remand proceedings, as articulated in the principles of natural justice. By advocating for amendments to both the PPC and Cr.P.C., we can create a more coherent and just legal framework that not only protects vulnerable members of society but also holds offenders accountable, thereby enhancing public confidence in the rule of law.

Sd/-
SHARMILA SAHIBA FARUQUI HASHAAM,
Member, National Assembly

[قومی اسمبلی میں پیش کردہ صورت میں]

مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء میں مزید ترمیم کرنے کا

بل

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں ظاہر ہونے والی اغراض کے لئے مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں مزید ترمیم کی جائے؛

بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:۔

۱۔ مختصر عنوان و آغاز نفاذ۔ (۱) ایکٹ ہذا مجموعہ ضابطہ فوجداری (ترمیمی) بل، ۲۰۲۴ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ جدول II، ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء کی ترمیم۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں جدول II میں،۔

(الف) کالم I میں، دفعہ ۳۱۹ میں، کالم ۵ میں اس سے متعلق اندراج کی عبارت "قابل ضمانت" کو عبارت "ناقابل ضمانت" سے تبدیل کر دیا جائے گا؛ نیز

(ب) کالم I میں، دفعہ ۳۲۰ میں، کالم ۵ میں اس سے متعلق اندراج کی عبارت "قابل ضمانت" کو عبارت "ناقابل ضمانت" سے تبدیل کر دیا جائے گا۔

بیان اغراض و وجوہ

جان لیوا حادثات سے متعلق پاکستان کے موجودہ قانونی ضابطہ کار، خصوصاً مجموعہ تعزیرات پاکستان (پی پی سی) کی دفعہ ۳۲۰ میں واضح خامیاں موجود ہیں جو کہ فوری اصلاح کی متقاضی ہیں۔ دفعہ ہذا لاپرواہانہ یا بے قابو ڈرائیونگ کے نتیجے میں ہونے والے قتل خطاء کو قابل ضمانت جرم قرار دیتی ہے۔ اس امتیاز سے نہ صرف اس جرم کی قابل تشویش نوعیت نظر انداز ہو جاتی ہے بلکہ یہ مجرموں کو قانونی سقم کا ناجائز استعمال کرنے پر بھی اکساتا ہے۔ اس صورتحال کے نتیجے میں ان جرائم کا احتساب داؤ پر لگ جاتا ہے جو کہ متاثرین اور ان کے خاندانوں کے لیے ہولناک نتائج کی وجہ بن سکتے ہیں۔

ان جرائم کے خلاف کارروائی میں غیر مستقل مزاجی قانونی منظر نامے کو مزید پیچیدہ بناتی ہے۔ جبکہ قتل بالسبب ناقابل ضمانت جرم ہے، قتل خطاء کو قابل ضمانت جرم قرار دینا بے پرواہ ڈرائیونگ کی سنگین نوعیت کے بارے میں ایک متضاد پیغام دیتا ہے۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۹۷ میں مذکورہ اصولوں کے مطابق دفعہ ۳۲۰ میں مذکورہ جرائم کو بھی ناقابل ضمانت گردانا نا گزیر ہے۔ اس موزوں تبدیلی سے لاپرواہ طرز عمل کی مؤثر حوصلہ شکنی کے لئے قانونی ضابطہ کار کو تقویت ملے گی اور اس طرح ڈرائیونگ کرنے والوں، خصوصاً معاشرے کے بااثر گھرانوں سے تعلق رکھنے والے افراد میں ذمہ داری سے ڈرائیونگ کرنے کا رجحان پروان چڑھے گا۔

مزید یہ کہ عدالتی عمل کے دوران متاثرہ افراد اور ان کے گھرانوں کے حقوق کی پاسداری ناگزیر ہے۔ قانونی نظام یہ امر یقینی بنائے کہ متاثرہ افراد کو ضمانت کی بابت عدالتی سماعت اور ریمانڈ دینے کی کارروائی کے دوران شنوائی کا بھرپور موقع فراہم کیا گیا ہو، جیسا کہ عدل و انصاف کا فطری تقاضا ہے۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، دونوں میں ترامیم کی حمایت کر کے ہم ایک منصفانہ اور نقائص سے پاک ایسے قانونی ضابطہ کار کے لیے مزید سازگار ماحول پیدا کر سکتے ہیں۔ جو کہ نہ صرف معاشرے کے غیر حمایت یافتہ افراد کو تحفظ فراہم کر سکے بلکہ قانون کی بالادستی اور عوام کے اعتماد کو بحال کرتے ہوئے جرم کے مرتکب افراد کا احتساب عمل میں بھی لائے۔

دستخط/-

شرمیلا صاحبہ فاروقی ہشام
رکن، قومی اسمبلی